یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

R.L. No 352

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ
والیان ریاست سے "
روساء و جاگیرداران سے "
عام خریداروں سے "
ششماہی
غیر ممالک والوں سے سالانہ ۵ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک
مطبع اہل حدیث امرتسر
ہوا کرے

اخبار اہل حدیث امرتسر

نمبر ۴۸

اغراض و مقاصد

۱۔ دین اسلام و سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
۲۔ مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
۳۔ گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

۱۔ قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے
۲۔ بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے
۳۔ نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

امرتسر مورخہ ۱۵ شعبان المعظم ۱۳۲۴ ہجری مطابق ۵ اکتوبر ۱۹۰۶ عیسوی

اہلحدیث کانفرنس

زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ بساز۔

اس مصرع کے یہ معنی نہیں کہ مذہبی اعتقادات و عبادات میں زمانہ کے تصرفات کو قبول کیا جائے بلکہ یہ معنی ہیں کہ ذرائع اور آلات میں جو زمانہ کی رفتار ہو وہی قبول کرو۔ چنانچہ ایک زمانہ میں تیر و تفنگ سے جنگ ہوتی تھی مگر آج ان ہتھیاروں کو کوئی جانتا بھی نہیں۔ ایک مدت تک ترکوں نے جہالت سے نئے آلات جنگ کا استعمال نہ کیا تو منہ کی کھائی۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ یعنی دشمنوں کے مقابلہ کے لئے جس قدر تم طاقت رکھو تیاری رکھو۔ اس آیت کے متعلق ایک حدیث میں یوں آیا ہے الا ان القوۃ الرمی (یقین جانو کہ قوت سے مراد تیر اندازی ہے) سمجھدار مفسرین لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں آنحضرت نے اس زمانہ کے اعتبار سے قوت کی تفسیر تیر اندازی سے کی ہے یہ نہیں کہ اسی میں حصر فرمادیا۔ پس آج اگر بندوق اور توپ وغیرہ سے جنگ ہوتی ہے تو قوت کی تفسیر یوں کرنی ہوگی۔ الا ان القوۃ البندوق والتوپ۔ دوسری نظیر اس کی سفر حج وغیرہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اونٹوں کے ذریعہ سے ہوتا تھا۔ بلکہ قرآن مجید میں بھی اسی طریق سے سفر کرنے کا اشارہ ہے جہاں ارشاد ہے۔ وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ (یعنی اے ابراہیم تو لوگوں میں حج کی منادی کرے وہ تیرے پاس پا پیادہ اور دبلی پتلی اونٹنیوں پر دور دراز سے چلے آوینگے) اسی آیت سے استدلال کر کے پچھلے دنوں ایک شخص نے اخبار پاؤنیر میں لکھا تھا کہ حجاز ریلوے کا بننا منشاء قرآنی کے خلاف ہے جسکو سنکر کل اہل علم نے اسے مجنون یا خوش آمدی کا لقب دیا تھا۔ اس لئے کہ سفر کے طے کرنے کے ذرائع ان دنوں وہی اونٹ ہی تھے۔ اب ان کے مقابلے پر ریل ہی جو ہر ایک وجہ سے بڑھکر ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ باوجودیکہ نص قرآنی میں اونٹ کی سواری کا ذکر ہے پھر کیوں تمام دنیا کے مسلمان علماء اور جہلا نے حجاز ریلوے کو پسند کیا اور کیوں اس میں امداد دی جس کا جواب یہ ہے

زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ بساز

بس ان نظائر پر قیاس کر کے آج اس مضمون کے لکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی کہ زمانہ حال میں زندہ اور ترقی یافتہ قوموں نے بھی ایک راہ ترقی پانے کی

پائی ہے کہ قوم کے سمجھدار آدمی سال بعد ضرور ایک جگہ جمع ہو کر اپنے لئے مفید مفید تجاویز سوچا کریں۔ **نیشنل کانگریس۔ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کھتری کانفرنس۔ ویش کانفرنس ٹمپرنس کانفرنس۔ ہندو کانفرنس** ۔ وغیرہ وغیرہ بے انت کانفرنسیں اپنے اپنے مقاصد کی ترقی کے لئے قائم ہیں۔ جو دن دونی کامیابی کر رہی ہیں کیا ان وجوہ سے یہ مناسب نہیں کہ اہل حدیث جیسی زندہ اور بیدار قوم میں بھی ایک کانفرنس ہو جو سال بعد اپنا اجلاس کیا کرے! پس یہ تجویز پیش کر کے میں روشن دماغ علماء سے اس تجویز کے متعلق رائے دریافت کرتا ہوں کہ وہ کیا فرماتے ہیں۔ بالخصوص حضرات جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی۔ جناب مولوی ابو عبیدہ احمد اللہ صاحب امرتسری۔ جناب مولوی محمد حسن صاحب لودہانوی۔ جناب مولوی الٰہی بخش صاحب ہوشیارپوری۔ جناب حافظ عبد المنان صاحب وزیر آبادی۔ جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ جناب سید عبد السلام صاحب۔ جناب مولوی محمد بشیر صاحب جناب مولوی عبد المجید صاحب۔ جناب مولوی محمد حسین صاحب دہلوی۔ جناب مولوی عبد العزیز صاحب رحیم آبادی۔ جناب حافظ عبد اللہ صاحب آروی۔ جناب مولوی شاہ محمد عین الحق صاحب ساکن پھلواری۔ جناب مولوی عبد الجبار صاحب ساکن کلکتہ۔ جناب مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی۔ جناب مولوی عبد العزیز صاحب ساکن قلعہ میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ۔ جناب مولوی عبد الحکیم صاحب پٹنوی۔ جناب مولوی محمد ادریس صاحب و مولوی عبد التواب صاحب رنگون اور حضرات علماء مدراس۔ بمبئی وغیرہ سے التماس ہے کہ اگر یہ حضرات اس تحریک کے مؤید ہیں تو بہت جلد اس کے متعلق اپنی اپنی آراء سے مطلع فرما دیں تاکہ آرہ کے جلسہ میں جو شوال میں ہونے والا ہے جس میں علماء اہل حدیث کی خاصی جمعیت ہوتی ہے یہ تجویز پیش ہو کر پاس کی جائے اور مناسب قواعد و ضوابط تیار ہو کر **اہلحدیث کانفرنس** کی بنیاد رکھی جائے۔

"ہر کہ بماں کار نا دشوار نیست"

کیا اڈیٹر الحکم مرزائی ہے

قیامت کے مفتون ہو مذہب کے دلربا تم ہو۔ خدا جانے پری ہو حور ہو انسان ہو کیا تم ہو جن دنوں مرزا صاحب قادیانی کے مقدمات گورداسپور میں تھے ہو رہے تھے ایک خاکسار بطور شہادت جاتا تھا انہی دنوں مولوی سید سرور شاہ صاحب مرزائی مدرس سکول قادیان سے اثناء گفتگو میں ذکر آیا کہ اڈیٹر الحکم کو لوگ مرزائی نہیں جانتے تو مولوی سرور شاہ صاحب نے کہا بیشک ہمارا بھی یہی خیال ہے کہ یہ شخص مرزا جی کا پکا مرید اور معتقد نہیں۔ میں نے کہا اسپر کیا دلیل ہے وہ تو بڑا اعجاز فشاں ہے۔ مرزا جی کے حق میں اس کا یہ اصول ہے ؎

اگر شہ روز را گوید شب است ایں + بباید گفت اینک ماہ و پروین!

تو مولوی سرور شاہ نے کہا۔ ایک واقع اس کے ثبوت میں کافی ہے۔ میرے دریافت کرنے پر انہوں نے بیان کیا کہ ایک دفعہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایڈیٹر الحکم یعقوب علی کو بلایا۔ کہ مجھے مل جاؤ۔ وہ حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں اجازت لینے کو حاضر ہوا۔ حضرت صاحب نے فرمایا دیکھو اگر وہ میرے نام کا کوئی خط دیں تو مت لانا۔ بہت تاکید سے کہا۔ پھر اسی پر بس نہ کی بلکہ اخیر وقت پھر بلایا اور تاکیدی حکم دیا کہ خبردار میرے نام کا کوئی خط مت لانا۔ مگر ایڈیٹر مذکور جو گیا تو بٹالہ سے ایک خط مولوی محمد حسین صاحب کا لے آیا۔ جس کے لفافہ پہ لکھا تھا کہ چھ مہینے تک یہ خط مت کھولنا بامانت رکھنا چھ مہینے کے بعد کھولنا۔ یہ خط دیکھ کر مرزا صاحب مجھ سے خفا ہوئے کہ میں نے تم سے اتنی تاکید کی تھی کہ ہرگز کوئی خط میرے نام کا نہ لانا مگر تم پھر بھی لے آئے۔ یہ بیان کر کے مولوی سرور شاہ نے کہا کہ اس واقعہ سے ہم جانتے ہیں کہ یعقوب علی ایڈیٹر الحکم مرزا صاحب کا معتقد نہیں اگر معتقد ہوتا تو ایسے مؤکد حکم کے خلاف نہ کرتا۔

خیر یہ تو ایک واقعہ زبانی ہے۔ اسی کے وزن کا بلکہ اس سے بھی قوی تر ہم ایک تحریری واقعہ پیش کر کے ایڈیٹر موصوف سے دریافت کرتے ہیں کہ تم حلفی بتلاؤ کہ تم دل سے مرزا قادیانی کو مسیح اور کرشن اور خدا کا بیٹا جانتے ہو وہ واقعہ یہ ہے کہ اپریل ۱۹۰۶ء کے الحکم میں تم نے لکھا تھا کہ مرزا صاحب نے حکم دیا ہے کہ اہلحدیث وغیرہ مخالفوں کے جوابات مت دو۔ خدا خود ان کا فیصلہ کریگا۔ تمہارا جواب خدا کے جواب کے برابر نہ ہوگا۔ اسکے لینے میں (اڈیٹر الحکم) امور من اللہ کے حکم کی تعمیل کرنے کو کبھی جواب نہ لکھونگا۔ لیکن باوجود اس مؤکد وعدہ کے یہ کیا ماجرا ہے کہ تم نے کئی ایک دفعہ اہلحدیث اور دیگر مخالفین کے برخلاف آرٹیکل لکھے۔ پچھلے تو جانے دو تازہ مثال سنو۔

۱۰ستمبر کے الحکم میں تم نے لکھا ہے جو بغور سے سنئے!۔

تلک اذا قسمة ضيزى ۔ اختلاف رائے اگر نیک نیتی اور

چودھویں صدی کا مسیح ۔ مرزا قادیانی کے حالات

حق جوئی کی غرض سے ہو اور محض اللہ تعالےٰ کی رضا مقصود ہو تو وہ اختلاف مبارک اور نتیجہ خیز ہوتا ہے لیکن جب اختلافات کی بنیاد عداوت اور بغض ہو تو وہ اختلاف قوم اور ملک کے لئے کبھی مفید اور مبارک نہیں ہو سکتا۔

حضرت مسیح موعود کے ساتھ جو مخالفت علماء اسلام (اگر انہیں علماء کہا جائے) کرتے ہیں وہ ایک لمبی دوڑ اور تجربہ کے بعد ثابت ہو گئی ہے۔ کہ شق ثانی کے ماتحت ہے۔ میں اس کا نہایت ہی مختصر نمونہ مولوی ثناء اللہ کی تحریر میں دکھانا چاہتا ہوں۔ اس نے اپنے ۲ ستمبر کے اخبار میں غلام قادر قادری امرتسری کے حضرت مسیح موعود کے خلاف وہ الہام شائع کئے ہیں پہلے الہام میں ظاہر کیا ہے کہ کسی علاقہ میں ان کے مریدوں کا کم از کم ۱/۴ حصہ پھر جائیگا۔ اور دوسرا الہام یہ شائع کیا کہ تین ماہ کے اندر مرزا صاحب ایک خطرناک بیماری دق یا سل میں مبتلا ہونگے اور آنکھوں کا نور کم ہو جائیگا ان الہامات کو شائع کر کے مولوی فاضل صاحب نوٹ دیتے ہیں۔

"ہم ان الہامات کی نسبت کچھ نہیں کہہ سکتے بجز اس کے کہ ان یک کاذباً فعلیہ کذبہ" فی الحقیقت یہ نوٹ قابل قدر ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا حضرت مسیح موعود کے الہامات پر بھی اسی طرز سے کبھی ریمارک کیا؟ ہرگز نہیں۔ تلک اذاً قسمۃ ضیزیٰ۔ اسی اخبار میں اس سے پہلے ڈاکٹر عبد الحکیم خان والی پیشگوئی پر ریمارک کیا ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اس کو تمام و کمال درج کیا جاتا اور اس کے آخر میں بھی یہی نوٹ ہوتا۔ مگر نہیں اس پیشگوئی کا نہایت ہی مختصر خلاصہ جس میں اصل پیشگوئی کو بالکل نہیں چھوڑا درج کر کے نکتہ چینی شروع کر دی ہے اور سہ سالہ پیشگوئی کا سوال دیکر جو چاہا لکھا۔ کاش! اس عقل کے اندھے کو اتنا ہی معلوم ہوتا کہ یہ پیشگوئی اس لئے نہیں کی گئی کہ اس سے پہلے آپ کی صداقت ظاہر نہیں ہو چکی کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ساری عمر میں ایک ہی نشان دکھایا تھا۔ اگر ایک سے زیادہ اور فی الحقیقت کثیر التعداد دکھائے تھے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ پہلے نشان نشان نہ تھے؟ فاضل صاحب! نشانات کا ظہور واقعات پیش آمدہ کی بنا پر ہوا کرتا ہے اور ہر نشان مامور کی صداقت کو واضح کیا کرتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی نشان ہے۔ ڈاکٹر نے خود لکھ دیا ہے کاذب۔ صادق کے سامنے ہلاک ہوگا۔ اب زمانہ دیکھیگا جو ظاہر ہوگا

اگر قدرت ایسے امور واقع ہونے کی تھی جیسے مزاج اور فطرت میں ہوتی تو تو اختلاف رکھتا اور خدا کی قدرت کا تماشا دکھاتا۔ مگر جب حالت یہ ہو علم تم کمی فہم نارسا چون۔ تو ایسی امید ہو تو کیونکر۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ڈاکٹر صاحب اپنے ہی کہے پر عمل کرتا۔ کہو جی کون دہریہ ہے۔

خیر اس بحث کو تو ہم یہیں چھوڑتے ہیں تم جانو اگر مرزائی ہو تو بھی نقصان میں اور نہیں ہو تو بھی نفاق سے خالی نہیں۔ تم جانو اور تمہارے پیر بھائی مولوی سرور شاہ جانے۔ اب سنو! اپنے سوال کا جواب۔ صوفی غلام قادر امرتسری کے الہامات کی بابت جو میں ان یک کاذباً لکھا تھا تو قبل از ظہور کذب کے لکھا تھا جس کا وہ محل تھا۔ جب اس کا کذب ظاہر ہو جائیگا۔ تو یہ الفاظ اس کے حق میں نہ ہونگے بلکہ وہی ہونگے جو جھوٹوں کے لئے ہوتے ہیں۔ یعنی **لعنۃ اللہ علی الکاذبین**۔

اب سنو اس کے مقابلہ پر اپنے پیر مغاں کی کیفیت کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی سے ان کا نکاح آسمان پر ہوا جس کی میعاد بھی گذر گئی مگر تا حال سب

جدا ہوں یار سے ہم اور نہوں رقیب جدا۔ ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

جب لوگوں نے اعتراض جڑنے کہ آپ کی آسمانی منکوحہ تو دوسرے سے بیاہی گئی بلکہ صاحب اولاد بھی ہو گئی۔ تو پیر مغاں جی نے رسالہ انجام آتھم میں الہام ظاہر کیا سنعیدھا سیرتھا الاولیٰ۔ جس کی تفسیر کی کہ خدا اس کو پہلی حالت پر یعنی کنواری بنا کر لائیگا مگر آج تک نہیں آئی۔

پھر آتھم کے متعلق پیشگوئی کی کہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں مر جائیگا۔ مگر وہ زندہ رہا ہے۔ اسی طرح پنڈت لیکھرام کے متعلق خرق عادت عذاب کی پیش گوئی کی مگر وہ مرتے تک خرق عادت عذاب سے خالی رہا۔ پھر مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی ابو الحسن تبتی اور ملا محمد بخش لاہوری کی نسبت پیشگوئی کی کہ تیرہ ماہ کے عرصہ میں مبتلائے عذاب ہونگے مگر وہ بھی صحیح سالم ہیں۔ بلکہ آج تک ہیں۔ پھر خاکسار کی نسبت بڑھ لگی کہ تم قادیان میری پیشگوئیوں کی تحقیق کرنے کے لئے نہ آؤ گے۔ مگر جب میں بلائے بے درمان کی طرح جا پہونچا تو آپ گدھے کے سینگوں کی طرح الوپ ہو گئے۔ پھر سہ سالہ پیشگوئی کی کہ تین سالوں میں میرا اور میرے مخالفوں کا قطعی فیصلہ ہو جائیگا آخر وہ تین سال بھی گذر گئے۔ لیکن مخالفوں کی نزاع کے لئے ہنوز روز اول ہے۔ وغیرہ وغیرہ مفصل کے لئے۔ رسالہ **الہامات مرزا** مصنف

اقتباس از اخبار [illegible]

ahmadimuslim.de

خاکسار بنظور دیکھو۔

پس بتلاؤ جس شخص کے اتنے کذب بلکہ کذبات مکرر سہ کرر ثابت ہو چکے ہوں اس کے لئے بھی ایسے الفاظ لکھا کرتے ہیں۔ نہیں بلکہ ایسے مفتری اور کاذب کے لئے تو صاف یہ لفظ ہوتے ہیں ؎

رسول قادیانی کی رسالت ◆ جہالت ہے ضلالت ہے بطالت

بس یہی جواب تمہارے نامہ نگار میر قاسم علی دہلوی کا ہے جس نے الحکم میں چند ایک سوال کئے ہیں کہ فلاں پیشگوئی مرزا صاحب کی سچی ہے یا نہیں فلاں سچی ہے یا نہیں۔ اس کو اتنی بھی خبر نہیں کہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ ہوتا ہے جس کی مثال تمسکات میں پوری ملتی ہے کہ تمسک کی غلطی کے لئے ایک سطر بلکہ ایک جملہ بلکہ ایک لفظ بھی کافی ہے جس طرح تمسک کا عذار یہ عذر نہیں کر سکتا۔ اور حاکم سے یہ فیصلہ نہیں کرا سکتا کہ انگلی رکھ کر کہہ دیجئے کہ مضمون یہ سطر اس کی صحیح ہے یا نہیں بلکہ اس کا فرض ہے کہ جو غلطی اس کی پکڑی گئی ہے اس کی صفائی کرے جب تک اس کی صفائی نہ کرے گا ایسی باتیں عدالت میں دیوانہ کی بڑ سے زیادہ وقعت نہیں رکھینگی۔ اسی طرح جب تک تم لوگ مسیح کرشن جی مہاراج کے ان اعتراضات کے جوابات صحیح نہ دوگے تمہارا حق نہ ہوگا کہ یوں سوال کرو۔ کہ فلاں پیشگوئی مرزا صاحب کی تھی کہ کل پانچ روپیہ کا منی آرڈر آئیگا پوری ہوئی یا نہیں۔ پس اصول کو یاد رکھو اور آئندہ کو ہوش سے سوال کیا کرو۔

وید الہامی ہیں کہ نہیں

نامہ نگار از شملہ

صاحبان! پچھلے دو ہفتہ برابر وید کے الہامی یا غیر الہامی ہونے پر بحث ہوتی رہی ہے لیکن اہل اسلام کی جانب سے جو تین دلائل وید کے الہامی ہونے کے خلاف دیے گئے تھے ان کا جواب دینا تو درکنار مسٹر گوپی چند اور خود پریسیڈنٹ صاحب نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ مسٹر عمر لوگ آریہ سماج کی پوزیشن کو نہیں سمجھتے لیکن مجھے یقین ہے کہ منشی عمر الدین صاحب نے جو اعتراض کئے تھے وہ آریہ سماج کی مستند کتابوں کے مطالعہ سے پیدا ہوئے تھے کیا آپ لوگ ان مستند کتابوں کو بھی اپنی پوزیشن کے خلاف کام سمجھتے ہیں؟ آپ کو یاد ہوگا کہ منشی عمر الدین صاحب کا [illegible] [illegible] تھا کہ [illegible] الہام سے [illegible] ہے۔ لہذا وید

قدیم نہیں۔ اور اس کی تردید کرنے کی کوشش میں لالہ گوپی چند صاحب نے یہ کہا تھا۔ کہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ سرشٹی اناوی یعنی بلا آغاز نہیں ہے اور یہ کہ دور تسلسل باطل ہے تو ہم ان کا مذکورہ بالا دعوی مان لینے کو تیار ہیں۔ اگر لالہ صاحب کی رائے بدل نہیں گئی تو ذیل کی سطور ان کے اور تمام سماجیوں کے اطمینان کے واسطے کافی ہیں۔

پرواہ سے اناوی کیا ہے۔ کسی چیز کے پرواہ سے اناوی ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس چیز کا نہ کوئی فاعل ہے نہ اس کی علت ہے وہ ازل سے خود بخود موجود ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا سرشٹی بھی پرواہ سے اناوی ہے۔ پنڈت دیانند جی مہاراج فقط پرماتما اور جیو اور مادہ کو ہی قدیم اور ازلی مانتے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ سرشٹی (دنیا) مادہ کا مرکب ہے۔ جو مرکب ہو وہ حادث ہے۔ اور حادث کو خواہ ہزار دفعہ جمع کرتے جاؤ وہ حادث ہی رہتا ہے۔ خود سوامی اور تمام فرقہائے ہنود اس بات کے قائل ہیں۔ کہ سرشٹی کا فاعل خدا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر خدا سرشٹی کا فاعل ہے تو سرشٹی ازلی کیونکر ہوئی۔ یہ کوئی دلیل نہیں ہے۔ کہ چونکہ خدا اناوی ہے یا مادہ قدیم ہے لہذا سرشٹی بھی قدیم ہے۔ مجھے تو یہ فلاسفی سمجھ میں نہیں آتی۔ شاید میرے آریہ صاحبان اس کی توضیح کر دینگے۔ اور ایسا کرتے وقت اس بات کو مد نظر رکھینگے کہ جو چیز بنتی ہے وہ اپنی علت فاعلی اور مادی دونوں سے مابعد ہوتی ہے۔ جس کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں کہ ایک موٹی سی مثال یہ ہے کہ مٹی سے کمہار گھڑا بناتا ہے یہ گھڑا کمہار اور مٹی کے بعد ہوا۔ اسی طرح یہ دنیا بھی جو مادہ سے خدا نے بنائی ہے۔ خدا اور مادہ سے بعد ہے۔ لہذا وہ اناوی نہیں ہے۔ جس طرح بیج درخت سے پہلے پیدا ہوا ہے (دیکھو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۵۸) اسی طرح معلول علت سے ہمیشہ بعد ہوتا ہے۔ پھر جب پرمیشور نے مادہ سے سرشٹی کو بنایا تو ضروری ہے کہ وہ پرمیشور سے بعد ہو جب بعد ہے تو وہ ازلی کبھی نہیں ہو سکتی۔ اور اگر باوجود مخلوق ہونے کے سرشٹی کو ازلی مانتے ہو تو اس سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ جو چیز ازلی ہے وہ مخلوق ہو۔ لہذا آپ لوگوں کی اس نرالی فلاسفی سے خدا جو ازلی ہے وہ بھی مخلوق ثابت ہوا۔

یہ بات قابل غور ہے کہ اگر ایک زنجیر بیس کڑیوں سے مل کر بنی ہو تو اس کی ہر ایک کڑی یا تو ازلی ہوگی یا حادث۔ ازلی تو وہ ہو نہیں سکتی کیونکہ وہ محدود ہے اور حد بندی کرنے والا اس کا خالق ہوگا۔ اور رہی دوسری حالت حدوث کی تو وہ [illegible] [illegible] کیونکہ ہر [illegible] [illegible] جب [illegible] [illegible] کی ہر ایک کڑی بھی حادث ہے تو سب کڑیاں بھی حادث ہیں۔ ایک محدود علم کا انسان

دانت اور آنکھ

دنیا کی نعمتوں کے مزے دانتوں سے ہی۔ کوئی [illegible] کے دانت گئے پس [illegible] کی نہ ہوتی تھی۔ اب [illegible] سکتے ہیں۔ کرم خوردہ [illegible] ہے اگر ہمارے [illegible] کردہ [illegible] ہوتا ہے تو دانت ہمیشہ [illegible] محفوظ رہیں۔ نہ گریں بلکہ صاف شفاف رہیں اور خوشرنگ بھی ہو۔ طبیہ [illegible] آتی ہی قیمت فیڈبیہ مع [illegible] ٹکس علیحدہ محصول [illegible] جس صاحب نے دانت بنوا سکتے ہیں نسخہ بذریعہ [illegible] خط ہو سکتا ہے۔

نیز

ہم مصنوعی آنکھ بھی [illegible] پر لگا سکتے ہیں۔ اور [illegible] کئی قسم کے سرمہ موجود [illegible]

المشتہر

شیخ خلیل الرحمٰن [illegible]
وچشم ساز امرتسر [illegible]

ahmadimuslim.de

اگر ان کڑیوں کو بے شمار کہے تو کہے لیکن وہ جس نے ان کڑیوں کو بنایا ہے وہ جانتا ہے کہ وہ لاتعداد نہیں ہیں۔ لاتعداد وہی شے ہو سکتی ہے جو بنی نہ ہو۔ جب یہ کہہ دیا کہ سرشٹی مخلوق ہے تو سرشٹی کے دورِ پیدائش کو لاتعداد کہنا کسی طرح درست نہیں ہو سکتا۔ دورِ تسلسل اور وید کے حامی مجھے بتلا سکینگے کہ کیا یہ موجودہ دنیا جو سرشٹی کے دور کی ایک کڑی ہے مخلوق اور حادث ہے کہ نہیں۔ یقیناً وہ سوامی جی کے الفاظ کو مانتے ہونگے۔ کہ یہ موجودہ دنیا ایک ارب کئی کروڑ سالوں سے بنی ہے۔ یا یوں کہو کہ یہ سرشٹی حادث ہے پس اگر یہ حادث ہے تو بتاؤ وہ کونسی سرشٹی ہے جو حادث نہیں اگر کوئی سرشٹی بلا بنانے کسی خالق کے ہے یا ازلی ہے تو اس کی کیا دلیل ہے کہ یہ موجودہ سرشٹی تو مخلوق ہے لیکن دوسری اس جیسی سرشٹی خود بخود ہے۔ یاد رکھو اگر ایک سرشٹی بلا تخلیق خدا ہے تو سب سرشٹیاں غیر فانی اور ازلی ہیں۔ جو صریح باطل ہے۔

دورِ تسلسل:۔ اگرچہ مذکورہ بالا سطور میں دنیا کے حدوث کو بیان کرتے ہوئے اس خاکسار نے اشارۃً دور تسلسل کے ابطال پر بھی بحث کی مگر اب خصوصیت سے ابطال تسلسل پر کچھ بیان کرتا ہوں۔

صاحبان! دور تسلسل سے یہ مراد ہے کہ کوئی سلسلہ قدیم سے چلا آتا ہو یا چلا آوے اور یہ آپ جانتے ہیں کہ جو قدیم ہے وہ مخلوق نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہمارے دوست اس تمام سلسلہ کو ایشور کی صفت خالقیت کا کرشمہ بتاتے ہیں۔ اگر یہ تمام سلسلہ ہمیشہ سے ایشور کے پیدا کرنے سے ہی ہوا تو بتاؤ یہ قدیم کیونکر ہوا جب یہ خود قدیم نہیں تو اس کا تسلسل خواہ ہو یا نہ ہو آریہ صاحبان کے لئے کیا فائدہ دے سکتا ہے۔ دور تسلسل کی تھیوری کو اگر کوئی دہریہ پیش کرتا تو زیادہ موزون ہوتا مگر تعجب تو اس بات کا ہے کہ جو لوگ اپنے آپ کو خدا کی ہستی کا قائل ظاہر کرتے ہیں وہ اسی سوال کو پیش کر رہے ہیں۔ ذرا غور کرو کہ اگر دنیا کا سلسلہ قدیم ہے اور دور تسلسل صحیح ہے تو خدا کی کیا ضرورت ہے۔ خدا کی ضرورت تو صرف اسی صورت میں تھی کہ دنیا خود بخود ہو نہیں سکتی تھی لیکن جب وہ قدیم ہے تو خدا کی کیا ضرورت ہے اور اگر وہ ہی اس کا پیدا کنندہ ہے خواہ آج سے لاکھوں مرتبہ پہلے پیدا کر چکا ہو تو یقین جانو کہ یہ سلسلہ قدیم نہیں بلکہ ضرور اس کا آغاز ہے۔ اب رہا آغاز کے بعد کا دور تسلسل تو اس سے ہمیں آج کچھ بحث نہیں۔ ہاں ثبوت اس کا بھی آپ کے پاس کچھ نہیں اور اگر وہ ٹھیک بھی ہو تو بھی قدیم نہیں ہو سکتا۔

سوامی دیانند کا قول ہے کہ علت کے بغیر ... [illegible]

تو کوئی علت قائم ہی نہیں ہوتی اور علت بغیر کوئی سلسلہ ہو نہیں سکتا تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دور تسلسل میں تو کوئی علت قائم ہی نہیں ہوتی اور علت کے بغیر کوئی سلسلہ ہو نہیں سکتا۔ تو دور تسلسل میں آخر کوئی علت ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو یہ سلسلہ کہاں سے آیا۔ اگر علت ہے تو اس علت کی علت تو ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ جڑ کی جڑ کیا۔ بلاشبہ وہی پہلی علت قائم رہی اور وہ مدامی سلسلہ جس کو دور تسلسل کہتے ہو ٹوٹ گیا۔ عقلی دلائل کے علاوہ اس موقع پر سانکھہ درشن ادھیائے اول کے سوتر ۸ کو پیش کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ اس میں یہ سوال درج ہے کہ کیا کرم کے سبب سے دکھ یعنی بندھن پیدا ہوتا ہے اور اس کا جواب یوں لکھا ہے کہ وید کے انوکول یا مخالف کرم کرنے سے بھی بندھن روپی دکھ نہیں پیدا ہوتا۔ کیونکہ کرم کرنا بھی شریر یا دریت سے ملی ہوئی آتما کا دھرم ہے دوسرے کرم شریر سے ہوگا اور شریر کرم کے پھل سے پیدا ہوتا ہے تو انوستھا یعنی دور تسلسل آجائے گا۔ تیسرے اگر شریر کا کرم آتما کے بندھن کا ذریعہ مانا جائے تو پھنسے ہوئے جیو کے کرم سے مکت جیو کو بندھن ہونا ممکن ہو سکتا ہے اس واسطے کرم سے بندھن نہیں پیدا ہوتا۔"

اگرچہ مذکورہ بالا عبارت اپنے مضمون میں صاف ہے لیکن توضیح مزید کیلئے ذرا اور تشریح کرتا ہوں۔ مذکورہ بالا سوتر میں مصنف سانکھہ کہتا ہے کہ اگر کرموں سے بندھن روپی دکھ پیدا ہو تو اس کے یہ معنی سمجھے کہ کرموں سے جنم اور جنموں کر کے کرم ہوئے جس سے دور تسلسل لازم آتا ہے جو محض غلط ہے۔ ناظرین شاید بابو صاحب کا بھی سنائیں اور وہ کہیں کہ یہ بڑی ڈیپ فلاسفی ہے تم سمجھے نہیں یہاں دور تسلسل کو غلط نہیں کہا سو میں ان کے لفظ انوستھا دوش کی طرف توجہ دلاتا ہوں لفظ دوش خود کہہ رہا ہے کہ انوستھا یعنی دور تسلسل مصنف سانکھہ درشن کے نزدیک ایک دوش یعنی پاپ یا غلطی ہے اور سانکھہ درشن میں انوستھا کے ساتھ دوش ہی جابجا استعمال ہوا ہے۔

اگر یہ گزارش یا اقتباس آپ کے اطمینان کیلئے کافی نہیں تو ہم سانکھہ درشن سے اس سے بھی زیادہ صاف دلیل سناتے ہیں سنئے اسی ادھیائے اول کے ہی سوتر ۸۲ میں

---

* ناظرین خیال فرمائیں سانکھہ کہتا ہے کہ وید کے مخالف کرم کرنے سے دکھ نہیں ہوتا۔ یعنی وید خدا کا کلام نہیں اور یہاں ہمارے سماجی کہتے ہیں کہ الہام وید وہی ہے کی پیروی کرنے سے دور سرشٹی کے آغاز نہیں ہوتا ہے۔ یہ دورِ تسلسل ہونیکا باعث غلط ہے۔ منہ

ستر میں لکھا ہے:-

سوال:- پرکرتی کو کارن سے نہ پیدا ہونے والی کیوں مانتے ہیں۔

جواب:- مدتتوں کا مول یعنی اوپادان کارن پرکرتی ہے چونکہ جڑ کی جڑ نہیں ہوتی اور اگر کوئی فضول مان بھی لے تو دور تسلسل آجاتا ہے جو محال ہے۔ اس واسطے پرکرتی ہی جگت کا اُپادان کارن ہے۔"

غالباً اب زیادہ وضاحت کی ضرورت نہیں رہی لہٰذا میں اب اصل سوال کی طرف رُخ پلٹتا ہوں اور آپ کے ایمان پر فیصلہ چھوڑتا ہوں۔

سانکھ نے کرم سے جنم اور جنم سے کرم ہونے کا نام تسلسل رکھا اور کہا کہ یہ غلط ہے۔ اب میں کرم سے الہام اور الہام سے کرم کہکر اس کا نام دور تسلسل رکھتا ہوں اور پوچھتا ہوں کہ کیا یہ غلط نہیں ہے؟ (ذرا سوچ کر منہ کھولنا)

ویدک تعلیم کے مطابق الہام جو خاص چار رشیوں کو ہی ہوا اُس کی یہ وجہ ہے کہ فقط ان چار رشیوں کے ہردے ہی اس قابل تھے کہ اُن پر الہام وید نازل ہو۔ چنانچہ آریہ سماج اس بات کی مدعی ہے کہ وید چار رشیوں پر ابتدائے عالم میں نازل ہوئے کیونکہ صرف وہی رشی بسبب اپنے اعمال سابقہ کے اس قابل نکلے اور یہ کہ ہر سرشٹی میں اُنھیں پر ہی وہ الہام ملتا ہے چنانچہ اسی بنا پر اُن کا قرآن کریم پر اور اُس کے نازل کرنے والے پر اعتراض ہے کہ خدا کا یہ ظلم ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بلا اُن کے اعمال سابقہ قرآن مجید اُتارا گیا اور کسی پر وہ اُتار نہیں سکتا تھا یا اور کسی پر کیوں نہ اُتارا۔ گویا الہام کا ہونا کرموں پر ملتوی ہے اب یہ تو ظاہر ہے کہ علت سے معلول بعد میں ہی ہوتا ہے پس کرم پہلے ہوئے تو رشیوں کو الہام ہوا اگر اُن کے کرم اوروں کی طرح بُرے ہوتے تو انہیں الہام ہرگز نہ ہوتا۔ گویا دنیا بے ہدایت رہتی۔ نہیں نہیں دنیا بے ہدایت کیوں رہتی جسطرح چار رشیان وید نے بلا وید اچھے کرم کئے اسی طرح سب کر سکتے تھے۔ مگر نا اُن کی بیوقوفی تھی۔ لیکن ہمارے سماجی دوست اس بات کو بھی نہیں مانتے کہ بغیر الہام کبھی کوئی کرم بھی کر سکے۔ تو ہم کہتے ہیں کہ بتاؤ سب سے اول کرم ہوئے یا الہام۔ وہ کہتے ہیں الہام۔ ہم پوچھتے ہیں کس کو تو کہتے ہیں اگنی وایو وغیرہ کو۔ پھر ہم پوچھتے ہیں کہ جبکہ پہلے تو الہام ہوا اس سے پہلے کرم کہاں سے آگئے۔ تو وہ کوئی معقول جواب دینے کی بجائے ہمیں بیوقوف بناتے ہیں۔ اور اگر کوئی جواب دیتے ہیں تو صرف یہ کہ دنیا تو دور تسلسل کی حالت میں ہے اور جب دور تسلسل کا بھی سانکھ درشن سے رد ہوگیا تو معلوم نہیں اب کیا کہینگے۔ ہاں۔ ہاں ایک مہاشہ تو یہ کہتے تھے کہ رات دن میں ایک چکر ہے اور وہ نہیں کہہ سکتے کہ رات پہلے ہے یا دن۔ اسی طرح نہیں کہہ سکتے کہ کرم پہلے ہے یا الہام۔ مگر میں کہتا ہوں کہ آخر دن اور رات کی ابتدا کبھی مانوگے یا نہیں اگر مانتے ہو تو معاملہ صاف ہے اسی طرح چاہیے کہ سوں کو پہلے مان لو چاہو وید کے الہام کو اور آسان پہلو وید کے الہام کو قدیم ماننے کا ہے اور اگر تم دن رات کی ابتدا مانتے ہی نہیں تو بتاؤ یہ دن اور رات دونوں حادث کیوں ہیں۔ وہ جس کا آغاز نہیں اُس کا انتہا کیوں ہوگیا۔ کیا یہ بھی کوئی ویدک ہی فلوسفی ہے لاچار ماننا پڑتا ہے کہ چونکہ دن بھی غائب ہوجاتا ہے لہٰذا وہ قدیم نہیں اور نہ رات ہی قدیم ہے کیونکہ وہ بھی حادث ہے۔ پس جب دونو حادث ہیں تو ان میں سے ایک ضرور پہلے ہے۔ اگرچہ تم نہیں جانتے پر اُن کو بنانے والا جانتا ہے۔ اور ایسے بتاتا ہوں کہ رات پہلے ہے کیونکہ دن کا وجود سورج کے نکلنے پر موقوف ہے لیکن اگر سورج نہ ہو تو رات ہی رہ جاتی ہے۔ پس رات کا وجود سورج سے نہیں ہے بلکہ وہ سورج کے بھی پہلے ہے جب سورج سے پہلے ہے تو سورج سے پیدا ہونے والے دن سے بھی پہلے ہے۔

شاید تم سوچتے ہوگے کہ پھر ایک چکر یا سرکل کا کیا آغاز ہے جو آپ کے نزدیک دور تسلسل کے گورکھ دھندے کی طرح ایک عقدہ لاینحل ہے۔ سو سنو۔ جہاں آپ نے یہ کہا کہ یہ سرکل ہے تو میں کہونگا کہ یہ سنٹر سے شروع ہوا ہے اور اقلیدس سے اسے ہم معلوم کر سکتے ہیں۔ اور پھر یہ بھی یاد رہے۔ کہ جس شخص نے سرکل کھینچا ہے اُسے تو اچھی طرح معلوم ہے کہ اُس نے کہاں سے شروع کیا۔ پس اسی طرح جان لو کہ خدا جو ان سرشٹیوں کے پہلے اور قائم کرنے والا ہے وہ خوب جانتا ہے۔ کہ اُس نے اُسے کب شروع کیا ہے۔ اے دوستو یہ کیا عقلمندی ہے کہ جہاں آپ لوگ حیران ہوتے ہیں اور پتا نہیں لگا سکتے وہاں پرماتما کو بھی حیران سرگردان سمجھتے ہو۔ اور پھر کہتے ہو۔ کہ قرآن کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ افسوس صد افسوس۔

جو چیزیں قائم بذات خود نہوں وہ قدیم کیونکر ہوسکتی ہیں۔ اب سرشٹی کو قدیم ثابت کرنا تو مشکل ہے ہاں حادث مان لو۔ جب حادث مان لو تو اس اعتراض کا جواب دو۔

جب ایشور نے سرشٹی بنائی تھی تو پہلے ہی وید دیئے تھے یا رشیوں نے جب اچھے کرم کئے اور اس قابل ہوئے کہ وہ وید کے الہام لے سکیں تب الہام نازل ہوا۔

ahmadmuslim.de

اگر پہلے الہام دیا تو بقول سماج یہ ظلم ہے۔ کیونکہ اور [illegible] کے دشمن تھے۔ اور یہ امر وید کی تعلیم کے خلاف ہے لہٰذا یہ اب [illegible] باطل ہے اور اگر کرم کرنے کے بعد دیا تو وید کی کیا ضرورت ہے۔ جسطرح وید کے [illegible] ہمیشہ چار رشی کام چلا لیا سب ہی چلا سکتے ہیں اور اس جواب سے وید کا آغاز عالم میں ظاہر ہونا بھی غلط ثابت ہوا۔ اور وید کی وہ شرتیاں بھی غلط گئیں جن میں یہ لکھا تھا کہ وہ آغاز عالم میں ہوئیں۔ ان عقلی و نقلی دلائل سے آپ کا دور تسلسل قطعی طور سے ٹوٹ جاتا ہے لیکن اسپر بھی آپ رات اور دن کا تسلسل اور سرکل یا دائرہ کا گورکھ دہندہ پیش کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ عقدہ بہت آسان ہے آپ کہتے ہیں کہ جسطرح رات اور دن متواتر ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور ہم نہیں معلوم کر سکتے کہ رات پہلے ہے یا دن۔ اور جسطرح ایک کھینچے ہوئے سرکل کا آغاز نہیں دریافت ہو سکتا اسی طرح سرشٹی کا آغاز دریافت کرنا یا کرم اور الہام میں سے ایک کو علت یا دوسرے کو معلول قرار دینا بھی ناممکن ہے۔ لیکن میں آپ کو بتلانا چاہتا ہوں کہ آپ سخت غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔

اگر آپ رات اور دن میں مقدم اور موخر کا فرق نہیں دریافت کر سکتے یا اگر ایک سرکل کا آغاز معلوم کرنا آپ کے لئے محال ہے تو کیا وہ بالاتر ہستی جو رگ وید منڈل ۱۰- سوکت ۴۸ میں انسانوں کو یوں مخاطب کرتی ہے "کہ میں ایشور سب سے پہلے موجود اور ساری دنیا کا مالک ہوں۔ میں ظہور عالم کا قدیمی باعث- تمام مال و دولت پر غلبہ پانے والا اور اس کا بخشنے والا ہوں"۔ کیا وہ اعلیٰ و برتر ہستی بھی رات اور دن اور سرکل کے آغاز سے بے خبر ہے کیا آپ اسے ایک محدود علم والے انسان کے مشابہ سمجھتے ہیں۔ یقیناً وہ رات اور دن اور سرکل کے آغاز سے بخوبی واقف ہے۔ کیونکہ سب اُسی کے بنائے ہوئے ہیں جیسا کہ مذکورہ بالا منتر سے صاف ظاہر ہو رہا ہے۔ اس قدر دلائل کے بعد بھی اگر آپ کہیں کہ سرشٹی پرواہ سے انادی ہے اور وہ ایک سلسلہ غیر متناہی ہے کہ جس کا نہ کوئی آغاز ہے نہ انجام- تو یہ صداقت اور انصاف کا خون کرنا ہے اور یقیناً اس عقیدہ والا شخص کبھی خدا کی اعلیٰ صفات کو نہیں پہچان سکتا۔ لیکن جس صورت میں کہ رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۴۸ جو میں نے ابھی پڑھا ہے صاف بتا رہا ہے کہ وہی پرمیشور دنیا کا قدیمی باعث وہی سب سے پہلے موجود تھا۔ تو وید کے ماننے والے اگر اب بھی دور تسلسل کا یقین رکھتے ہوں تو مجھے ان کے عقل و فہم پر افسوس ہوتا ہے۔ اور ڈرتا ہوں کہ وہ کبھی یہ نہ کہدیں کہ خدا اور سرشٹی میں بھی آغاز و انتہا کا پتہ نہیں اور نہیں معلوم خدا پہلے ہے یا سرشٹی جب دور تسلسل ان تین دلائل سے ٹوٹ گیا جب سرشٹی کا پرواہ سے انادی نہ ہونا [illegible] کرم ہی ویدوں کے نزول کا باعث [illegible] کہ نہ راست وید باطل اور نزول وید لاحاصل [illegible] وہ گڑ واگھونٹ ہے۔ کہ جس کو میرے اپوڈر صاحب نگلنا گوارا [illegible] نہیں خوب معلوم ہو گیا ہے کہ یہی کڑوا گھونٹ ان کے غریب خود دل جز بیابانی ہولی نظر کیلئے امرت کا کام دیگا۔

اس موقعہ پر میں پھر وہی اعتراض آپ لوگوں کو یاد دلاتا ہوں کہ چونکہ کرم الہام سے پہلے ہیں لہٰذا وید قدیم نہیں۔ لیکن جدید تحقیقات بتلا رہی ہے کہ چوتھے یعنی اتھرب وید کا بہت سا حصہ آریاؤں کے ہندوستان میں آنے کے بعد اور یہاں کے پُرانے باشندوں سے میل جول کے بعد لکھا گیا ہے کیونکہ جو اس میں تعویذ گنڈے اور بھوت پریت کے دفع کرنے کی ترکیبیں اور جڑی بوٹیوں کے خواص درج ہیں۔ وہ ہندوستان قدیم کے مذاق اور رواج کے مطابق ہیں۔ رگ وید چاروں ویدوں میں سب سے پُرانا ہے گو صرف دعاؤں اور بھجنوں کا مجموعہ ہے لیکن بعض بھجن ایسے بھی ہیں کہ جن سے تاریخی واقعات اور قدیم آریاؤں کی تمدنی حالت کا اندازہ ہوتا ہے۔ مثلاً ندیوں کے بھجن سے آریہ لوگوں کے وسط ایشیا سے بتدریج پنجاب میں آنا معلوم ہوتا ہے۔ اس طرح رگوید کی دسویں کتاب کے بھجن نمبر ۹۰ میں جس کا نام پرش سوکت ہے۔ چاروں ذاتوں کا یعنی برہمن- کھتری- ویش- شودر کا علیحدہ ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض بھجنوں سے شادی اور موت کے رسم و رواج پر روشنی پڑتی ہے۔ گویا رگ وید اور اتھرون وید دونوں زبان حال سے کہہ رہے ہیں کہ اگر خدا کو ان کا مصنف قرار دیا جائے تو یہ بھی ماننا پڑیگا کہ پرمیشور نے پہلے وسط ایشیا کے جنگلوں اور ہندوستان کے سر بفلک پہاڑوں کی چوٹیوں اور دریا بانوں میں بیٹھکر لکھا تھا- اور وسط ایشیا میں آریوں کے مشورہ اور ہندوستان میں ہندوستان کے قدیم باشندوں کی اصلاح سے تحریر کیا تھا۔ کیونکہ رگ وید نہ صرف ہندوؤں بلکہ کل طبقہ آریہ کی جس میں ایران اور یورپ کی بہت سی اقوام شامل ہیں سب سے قدیم کتاب ہے۔ جو ان کے طرز بود و باش- رسم و رواج وغیرہ پر ایک تاریخی کتاب کی حیثیت سے روشنی ڈالتی ہے

اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہیں اور سماجیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ اس معمہ کا حل کریں ورنہ یاد رکھیں کہ اس ایک ہی اصول سے سارا تانا بانا اُدھڑ گیا اور ایسا اُدھڑا کہ اب ممکن نہیں کہ دوبارہ اس کی اصلاح ہو سکے- اور اگر ابھی اسی مضمون پر اور غور کی جائے تو سینکڑوں- ہزاروں اور نتیجے نکل سکتے ہیں جو سب وید کا شیرازہ اُکھاڑنے والے ہونگے۔ اے سائنس کا پھریرا اڑانے والو اپنے گھر

کی خبر لو۔ کہ تمہارا سائنس تمہیں ہی تباہ کر رہا ہے۔ اور عنقریب دیکھ لوگے کہ جہاں جہاں سائنس کی روشنی پہونچی ہے وہاں سے ویدک جھنڈا اکھڑ جاویگا اور ہلالی جھنڈا لہراتا ہوا دکھائی دیگا۔ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔

جہاں اسلام آیا وہاں سے ویدی مذہب بھاگا کیونکہ قدیم سے یہ قاعدہ ہے کہ سچ کے مقابل کذب نہیں ٹھہرتا۔ (ایک مسلمان از شملہ)

ایک حنفی عالم کے سوال کا جواب

گذشتہ اشاعت سے آگے

ناظرین حیران ہو کر دیکھینگے کہ مقلدین بھائیوں کا تو بڑا دعوی ہے کہ تقلید تو بس ہے ایک ہی امام کی تقلید کا التزام واجب مگر یہ عجیب تقریر ہے کہ تقلید کا التزام زنہار ممکن نہیں ناظرین حیران ہونگے خود علماء مقلدین وعلماء احناف سلف نے اقرار کیا ہے اور کہا ہے کہ تقلید کا التزام کبھی کسی سے ممکن نہیں اسی وجہ سے تقلید میں آزادی ہونا چاہئے۔ جیسے ابن الحاجب مالکی جو مذہب مالکی کے ایک جلیل القدر عالم گزرے ہیں مختصر الاصول میں فرماتے ہیں کہ ایک مسئلہ میں ایک مجتہد کی تقلید کرنا۔ دوسرے میں دوسرے کی بہت اچھا ہے کیونکہ یہی حالت اول کے لوگوں کی تھی اگر کوئی شخص ایک مذہب کا التزام کرنا چاہے تو وہ التزام ہی نہیں کر سکتا عربی عبارت یوں ہے۔ ولا یرجع عنه بعد تقلیده اتفاقا وفی حکم آخر المختار جوازه ولنا القطع لوقوعه ولم ینکر فلو التزم مذهبا معینا کمالک والشافعی وغیره فثالثها کالاول۔

اور شیخ ابن الہمام جن سے احناف اچھے آشنا ہیں اور جو حنفی مذہب کے جلیل القدر عالم فاضل محقق ہیں تحریر فرماتے ہیں۔ لا یرجع فیما قلد فیه اتفاقا وهل یقلد غیره فی غیره المختار نعم للقطع بانهم کانوا یستفتون مرة واحدا ومرة غیره غیر ملتزمین مفتیا واحدا فلو التزم مذهبا معینا کابی حنیفة والشافعی فقیل یلزم وقیل لا وقیل مثل من لم یلتزم وهو الغالب علی الظن۔ ترجمہ۔ جب کوئی شخص کسی مسئلہ میں کسی مجتہد کی تقلید کرے تو اس کو چاہئے کہ دوسرے مسئلہ میں دوسرے کی تقلید کرے۔ کیونکہ یہ پہلے لوگوں کی چال ہے کہ وہ لوگ کبھی کسی کی تقلید کرتے تھے کبھی کسی کی۔ اگر کوئی شخص اپنے نفس پر التزام کا بار ڈالے کہ ایک ہی مذہب معین کا مقلد ہوگا اور ایک ہی مذہب کا التزام رکھیگا۔ اس کے لئے تین باتیں ہیں۔ پہلا التزام کو لازم کرنا چاہئے۔ دوسرا لازم نہ کرنا چاہئے۔ تیسرا التزام عدم التزام برابر ہے۔

دوسری بات غالب ہے ان دو خیالوں پر۔ معلوم ہوا کہ التزام ممکن ہی نہیں۔ انشاء اللہ سینکڑوں ایسے حوالے پیش کئے جاتے مگر طوالت مقصود نہیں۔ العاقل تکفیه الاشارة۔ حاصل یہ نکلا کہ لوگوں کا یہ دعوی جھوٹا ہے کہ ہم ایک ہی امام کو پکڑ کے بیٹھینگے تو ہمارے لئے نجات کی امید ہے بلکہ وہی اصول اہلحدیث کا اچھا ہے۔ تقلید عام ہو۔ قرآن وحدیث پر عمل کرنا صاف ظاہر ہے۔ کہ تقلید کا التزام زنہار ممکن نہیں۔ اب رہا یہ کہ ائمہ ہی مجتہد ہیں۔ انہیں پر اجتہاد ختم ہے یہ محض غلط فہمی ہے سو کوس دور۔ جہالت سے بالکل قریب ہے۔ میں کہتا ہوں اگر کوئی کہتا ہے کہ ائمہ مجتہد نہیں تھے تو کہنا یہ ہے کہ تمہارا انہیں ائمہ اربعہ میں اجتہاد کا حصر کرنا نادانی ہے۔ اور امام بخاری رضی اللہ عنہ وغیرہ کو مجتہد نہ سمجھنا علمیت کو دھبا لگانا ہے۔ امام بخاری سے بڑھکر کون مجتہد ہوگا۔ جو کہ ایک حدیث کو مختلف سندوں سے ہزارہا مطالب پر لگیا ہے جس سے علماء خوب واقف ہیں اور عجیب باب باندھتے ہیں قرآن وحدیث ہی کی عبارت سے حتی الامکان اپنی عبارت نہیں لاتے۔ اُن کی احتیاط کو سبھی علماء جانتے ہیں پھر بتاؤ ان سے بڑھکر کون مجتہد ہے۔ یہ تو میری رائے تھی اب علمائے سلف کے اسمائے گرامی سنئے جو امام بخاری صاحب کو مجتہد کہہ گزرے ہیں۔ امام بخاری کے اجتہاد کے علامہ رملی و ابو سعد وغیرہ قائل ہیں اور امام احمد ابن حنبل نے کہا کہ اگر میں امام مالک کو پاتا اور امام بخاری کو دیکھتا تو کہتا کہ دونوں حدیث وفقہ میں برابر ہیں۔ اور قتادہ سے کسی نے طلاق کے بارہ میں سوال کیا اتنے میں حضرت امام بخاری تشریف فرما ہوئے تو قتادہ نے کہا ان سے مسئلہ پوچھو۔ ان کو احمد ابن حنبل سمجھ لے اسحق ابن راہویہ سمجھ لو۔ علی ابن مدینی جان لے گویا اپنے زمانہ کے مجتہد تھے۔ ان کے اجتہاد کو یہ اور بہت سے علماء قائل ہیں۔ خیال کرو جب یہ سب مجتہد گزرے ہیں تو ان میں سے ایک دو چار کی تقلید کا ہی التزام کرنا دوسرے مجتہدین سے انکار کرنا ہے۔ امام مسلم کی بھی تعریف بڑے بڑے علماؤں نے کی انکی بھی اجتہاد کے قائل ہیں کبھی آئندہ تقریروں میں ہم ان لوگوں کی اجتہاد کو ثابت کرینگے انشاء اللہ۔

غرض ایک ہی مذہب کا التزام نا ممکن ہے جیسے مولانا بحر العلوم عبد العلی حنفی رحمۃ اللہ شرح مسلم میں فرماتے ہیں۔ ثم ان من الناس من حکم بوجوب الخلو من بعد العلامة النسفی واختتم الاجتهاد به وعنوا الاجتهاد فی المذهب واما الاجتهاد المطلق فقالوا اختتم بالائمة الاربعة حتی اوجبوا تقلید واحد من هؤلاء علی الامة وهذا کله هوس من هوساتهم لم یأتوا بدلیل ولا یعبأ بکلامهم انما هم من الذین حکم الحدیث انهم افتوا بغیر علم فضلوا واضلوا ولم یفهموا ان هذا اخبار بالغیب فی خمس لا یعلمهن الا الله تعالی انتهی۔ م

سو مختصر مطلب یہ ہے جو عوام نے مشہور کر رکھا ہے کہ اجتہاد ائمہ اربعہ پر ہی ختم ہے بالکل غلط ہے ... ائمہ اربعہ پر ختم سمجھ کر یہ چاری ائمہ کی تقلید کو واجب جاننا اور ایک ہی امام کی تقلید کا التزام کرنا یہ سب ہوس ہے کوئی اس کی کوئی دلیل نہیں رکھتے۔ ان لوگوں کی مثال اس حدیث کے مشمول ہے کہ فتوی دیتے ہیں بغیر علم کے پس آپ بھی گمراہ ہو جاتے ہیں اور لوگوں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ ناظرین

فتاوے

ج نمبر ۳۴۶ - وقف کے لئے وقف کا لفظ ضروری نہیں بلکہ متکلم کی نیت اور قرینہ حالیہ بھی کافی ہے پس اگر اس کی نیت خاص کہنے سے اس وقت یہی تھی کہ مسجد کے اخراجات کے لئے میں اسکو چھوڑتا ہوں تو بیشک وقف کے حکم میں ہے (وقد ثبت الوقف بالضرورۃ درالمختار) فقہا کا عام اصول ہے وقف کی ضروری شرط یہ ہے کہ اس چیز کو موقوف لہم کے لئے خالی کردے مسجد کے لئے زمین ہے تو نماز کی اجازت عام ہو سرائے ہے تو مسافروں کے لئے عام اجازت ہو۔ پس شخص مذکور نے اگر جائداد مذکور اسی طریق سے خاص کیا ہے یعنی اسکی ذات یا منافع کو مسجد کے لئے ایک دفعہ بھی دیا ہے تو وقف صحیح ہے۔

ج نمبر ۳۴۷ - یہ بیان بالکل کذب۔ بہتان۔ سراسر افترا ہے خدا ایسے مولوی کو ہدایت کرے۔

ج نمبر ۳۴۸ - محفل میلاد تو بدعت ہے نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کرایا نہ صحابہ کے زمانہ میں ہوئی نہ ائمہ اربعہ کے وقت ہوا اسلئے ایسی مجلس میں نہیں جانا چاہئے۔ اور گیارہویں کا کھانا حرام ہے کیونکہ لغیر اللہ ہوتا ہے ان لوگوں کی خالص نیت یہی ہوتی ہے۔ کہ پیر صاحب اسکو قبول کرکے ہمیں فائدہ پہنچا دینگے ہاں اگر کوئی شخص بہ نیت نیک محض خدا کے واسطے کھانا پکائے تو اسکا کھانا فقرا کو جائز ہے آسودہ حالوں کو نہیں اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ۔

ج نمبر ۳۴۹ - مولود میں خواہ کچھ بھی کیوں نہو جب سرور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی محفل قائم کرنے کا حکم نہیں دیا تو کیوں کریں جب خدا فرماتا ہے کہ ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ یعنی مومنوں کیلئے اللہ کا رسول نقشہ بنا دیا ہے جس کام کو رسول خدا نے نہ خود کیا ہو نہ کرنے کا ارشاد فرمایا ہو وہ صریح بدعت اور نا جائز ہے۔

ج نمبر ۳۵۰ - تمام مال میں تینوں شریک ہونگی حسب حیثیت سب کو ملیگا حدیث میں ایسا ہی آیا ہے۔

ج نمبر ۳۵۱ - قاعدہ ہے کہ الضرورۃ تتقدر بقدرھا یعنی ضرورت اپنی حد پر ہی رہتی ہے تصویر کا رکھنا حدیثوں میں منع ہے مگر روپیہ پیسہ کی تصویر بوجہ ضرورت رکھنی پڑتی ہے۔ جو حکومت کا سکہ ہے اس میں تو ہم معذور مجبور ہیں مگر اشرفی تصویر دار کو ہار بنانے میں تو معذور نہیں ہیں پس بحکم الضرورت تتقدر بقدرھا اشرفی کو ہار بنانا جائز نہیں مصنوعی ہار بنوالے جسپر تصویر نہو۔

ج نمبر ۳۵۲ - باپ کی سالی بیٹے کے لئے حلال ہے بشرطیکہ اسکی حقیقی خالہ یا کوئی رشتہ محرمہ نہو اُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ۔

ج نمبر ۳۵۳ - لڑکی مذکورہ بیٹے مذکور کی سوتیلی ماں کی بہن ہے حقیقی رشتہ انہیں کوئی نہیں اسلئے جائز ہے اُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ۔

س نمبر ۳۵۴ - دہ دردہ کی تشریح کیا ہے۔ دہ دردہ سے عرض و طول میں کم وزائد ہونے کی صورت میں بحالت جنابت غسل یا پیشاب اندر کیا جائے تو جائز ہے یا نہیں خلاصہ جواب قرآن و حدیث سے دیا جائے

س نمبر ۳۵۵ - تھمہ ہوا پانی کون کون سے مقام پر پانی ٹھیرے تو تھمہ ہوا پانی کہہ سکتے ہیں کیا باولیاں کا پانی بھی اُسمیں شریک ہو۔ اسمیں اگر زید نے پیشاب کیا یا حالت جنابت میں غسل کیا تو یہ فعل اسکا درست ہو یا نہیں بصورت نہونے جائز کیا کفارہ دینا چاہئے۔ قرآن و حدیث سے مفصل جواب عنایت ہو

س نمبر ۳۵۶ - بعین آبادی میں جو باولیاں واقع ہیں کیا دہ دردہ میں شریک ہیں اور لوگ روزانہ ان باولیاں کا پانی استعمال میں لاتے ہیں اندرون باولی اگر زید اُسمیں پیشاب یا غسل جنابت کیا تو یہ فعل اُسکا جائز ہے یا نہیں۔ بصورت نہونے جائز اسپر کیا صدقہ دینا لازم ہے خلاصہ جواب قرآن و حدیث سے فرمائیے۔

س نمبر ۳۵۷ - بعض جگہ ایسی باولیاں موجود ہیں جنکی پانی سے باغیچہ سیراب ہوا کرتے ہیں اور لوگ بھی انکا پانی روزانہ استعمال میں لاتے ہیں۔ اگر خالد اندر باولی میں پیشاب و یا غسل جنابت کیا تو یہ فعل درست ہے یا نہیں اگر نہیں ہے تو کیا صدقہ دینا واجب آتا ہے۔ بحوالہ قرآن و حدیث سے جواب دلا فرمائیے۔

س نمبر ۳۵۸ - اگر کوئی شخص ہو کا یعنی گونگا ہے۔ بوقت عقد خوانی خطبہ عقد خوانی و مہر و نان نفقہ وغیرہ کے بارہ میں کیونکر اسکو سمجھنا چاہئے۔

ج نمبر ۳۵۴ - دہ دردہ اُس جگہ کو کہتے ہیں جو دس ہاتھ لمبی اور دس ہاتھ چوڑی ہو حنفی مذہب میں اتنی تو لمبائی چوڑائی ہو اور گہرائی اتنی ہو کہ پانی اٹھانے سے زمین ننگی نہو جائے۔ اتنی لمبائی چوڑائی اور گہرائی کا حوض جو ہوگا وہ دہ دردہ ہوگا اس سے کم ہو تو نہیں اس سے زیادہ ہو تو بہتر ہے۔ اُسکا پانی حنفی مذہب میں پاک سمجھا جائیگا جبتک کہ نجاست سے اُس کے ذائقہ۔ رنگ یا بو میں فرق نہ آئے تھوڑی سی گرنے سے ناپاک نہوگا۔ مگر اس دعوے پر نہ تو کوئی آیت ہے نہ حدیث بلکہ نہ امام ابو حنیفہ کا قول ہے بلکہ متاخرین کی یہ رائے ہے حدیث

ahmadimuslim.de

شریف میں تو اتنا آیا ہے کہ دو قلے یعنی چھ من پختہ پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ جبتک نجاست کی وجہ سے اُسکے اوصاف رنگ اور بو میں فرق نہ آجائے۔

ج نمبر ۳۵۵۔ جو پانی اندازہ مذکورہ یعنی قلتین کے اندازہ کا ہوگا وہ آب کثیر ہے ایسے پانی میں غسل جنابت وغیرہ جائز ہے البتہ پیشاب کرنے سے منع آیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے لا یبولن احدکم فی الماء ... ثم یغتسل فیہ یعنی کوئی شخص پانی میں پیشاب کرکے اُس میں غسل نہ کیا کرے۔ گو پانی تو نجس جبھی ہوگا کہ اسکے اوصاف ثلاثہ رنگ۔ بو اور مزہ میں فرق آجائے لیکن ایسا کرنے سے منع آیا ہے کیونکہ یہ ایک قبیح فعل ہے۔

ج نمبر ۳۵۶۔ اس سوال کا جواب مذکورہ بالا جواب ہی سے ملتا ہے صدقہ وغیرہ کوئی واجب نہیں۔ توبہ ہی کافی ہے اگر از خود صدقہ کرے تو ثواب ہے۔

ج نمبر ۳۵۷۔ اس کا جواب بھی وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا۔ پیشاب کرنے والا گنہگار ہے۔

ج نمبر ۳۵۸۔ اس کا ولی اس کی طرف سے قبول کرے۔ خدا فرماتا ہے ان کان الذی علیہ الحق سفیہا او ضعیفا او لا یستطیع ان یمل ہو فلیملل ولیہ بالعدل۔ یعنی جو شخص بیوقوف یا ... ہو اس کا ولی عدل کے ساتھ بیان کرے۔ اگر ولی نہ ہو تو اس کی عادت کے موافق عمل کیا جائے۔ یعنی جس طرح وہ اپنے کاروبار میں ہاں کے موقع پر ہاں کہتا ہو وہ اشارہ کرایا جائے بس وہی کافی ہے۔

س نمبر ۳۵۹۔ اگر کسی کمبخت شخص نے چوپایہ جانور سے صحبت کی تو اس کا غسل کسی وجہ سے پاک ہوگا یا کہ اسی صحبت پر اکتفا کر کے غسل اتار لیوے۔ خلاصہ صحیح حدیث سے ہو۔

س نمبر ۳۶۰۔ کسی شخص نے اپنی پہلی منکوحہ کو بسبب خانگی کام کاج پر سے سرزنش دی وہ اس سرزنش کی برداشت نہ کرکے اپنے والدین کے مکان کو چلی گئی۔ خاوند نے تین چار سال راہ دیکھکر نکاح ثانی کر لیا ۳۰ سال بعیش و عشرت بسر کرکے منکوحہ ثانی قضاء الٰہی سے فوت ہو گئی۔ منکوحہ اول گئے روز سے ۳۲۔۳۳ سال تک کسی طرح کی درخواست خاوند سے نہ کی۔ اب میاں بی بی باہم رہنے کی آرزو رکھتے ہیں۔ کیا پہلے نکاح میں رہ سکتے ہیں یا دوسرا نکاح کیا جاوے۔ جواب صحیح حدیث سے ہو تاکہ عمل کیا جاوے۔

س نمبر ۳۶۱۔ حضرت رسول خدا کو دشنام (گالی) سے کافر ہوتا ہے۔ ولیا خدا کو گالی دینے سے کافر ہو سکتا ہے یا نہیں بشرطیکہ وہ مسلمان ہے خلاصہ صحیح حدیث سے ہو۔

س نمبر ۳۶۲۔ یہ تو صحیح ہے کہ کلام ربانی میں دنیا کی کل باتیں اگلی پچھلی موجود ہیں۔ لیکن جناب ایڈیٹر صاحب پنچ بہادر بمبئی نے اپنے اخبار کے کسی گذشتہ پرچہ میں بھی تذکرہ کیا تھا کہ کسی مسمی ... شخص نے ایک مولوی صاحب سے دریافت کیا کہ قرآن شریف میں دنیا کی تمام اگلی پچھلی باتیں موجود ہیں تب جاپان و روس کی لڑائی کے بارے میں کوئی آیت ہو تو فرماؤ۔ اسی وقت مولوی صاحب نے قرآن شریف کی آیت سے ثبوت جنگ جاپان و روس دیدیا۔ اب چونکہ گم ہونے کے باعث آیت درج نہ کی۔ تب یہ واقعہ کیا کم ہے جو کلام مجید سے ثبوت حضرت جناب امام حسین علیہ السلام کا نہو۔ ضرور در کلام الٰہی سے ثبوت دیکر مسلمانوں کے شک رفع فرمائیے ورنہ مسلمانوں کا ایمان جناب مرزا حیرت دہلوی کے دعوے کی تحریر سے ڈانواں ڈول ہو رہا ہے۔ راقم شیخ فیاض الدین فارسٹ انسپکٹر سٹیٹ ...

ج نمبر ۳۵۹۔ جس شخص نے چوپایہ سے بدکاری کی اس کی سزا تو قتل ہے۔ مگر غسل اسی طرح کریگا جس طرح بیوی کے ساتھ ملاپ کرنے سے غسل کرتا ہے اسمیں فرق نہیں۔

ج نمبر ۳۶۰۔ اگر اتنے عرصہ میں پہلی بیوی کو طلاق نہیں دی تو بغیر نکاح جدید کے رکھ سکتا ہے۔

ج نمبر ۳۶۱۔ خدا کو گالی دینے سے تو مقدم کافر ہوگا۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے آئیگا اصل مقصد تو خدا تعالیٰ ہی کی تعظیم قائم کرنا ہے۔ خدا فرماتا ہے مالکم لا ترجون للّٰہ وقارا۔

ج نمبر ۳۶۲۔ قرآن مجید میں وہ باتیں ہیں جو دین سے تعلق رکھتی ہیں۔ یعنی جن باتوں سے انسان کو عبرت حاصل ہو۔ مثلاً کسی قوم کا تباہ ہونا کسی کا ہدایت پانا۔ لیکن پھر بھی سارے واقعات نہیں بلکہ بہت کم ہیں۔ خود خدا فرماتا ہے۔ ورسلا قد قصصنٰہم علیک من قبل ورسلا لم نقصصہم علیک یعنی کئی ایک رسولوں کے قصے ہم نے تم کو سنائے اور کئی ایک کے نہیں سنائے۔ پس یہ کسی نے کہا ہے کہ قرآن تمام گذشتہ اور آئندہ واقعات کا مفصل بیان ہے۔ اس کا دعویٰ نہ تو قرآن شریف کو خود ہے نہ کسی مسلمان عالم نے ایسا کہا۔ کسی صاحب نے بطور مذاق کے ایسا کہا ہو تو عجب نہیں۔ پس امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ذکر اگر قرآن مجید میں نہیں ہے تو کیا حرج ہے جو واقعات حدیثیہ اور تاریخیہ سے ثبوت ملتا ہے۔

(باقی آئندہ)

نکاح و طلاق کے مسائل اور میاں بیوی کے حقوق کا بیان

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

مظفر نگر کا سالانہ جلسہ یکم اکتوبر کو بخیر وخوبی ختم ہوا۔ علماء اسلام نے اپنے اپنے بیانات بہت خوبی سے کئے۔ مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کے تین لکچر ہوئے ایک لا الہ الا اللہ پر دوسرا محمد رسول اللہ پر۔ تیسرا اخلاق پر۔ یہ جلسہ اپنی خوبی اور امن وامان کی وجہ سے ہندوستان بھر میں ایک ہی ہوا ہے۔ ہندو رئیس بلکہ آریہ سماج کے ممبر اور عہدہ دار بھی بڑے تپاک اور محبت سے بالخصوص مولوی صاحب کے وقت میں شریک جلسہ ہوتے رہے تھے۔ عالیجناب نواب صاحب کرنال اور جناب آنریبل راجہ بہادر منشی نہال چند صاحب بھی جلسہ میں تشریف لائے اور بہت محظوظ ہوئے۔ نواب صاحب کی یادگار میں ایک روز کا جلسہ بڑھا دیا گیا۔

نواب صاحب بہاولپور اس سال حج کرنے تشریف لیجائیں گے۔ سواروں کا ایک دستہ بھی ساتھ جائیگا۔ نواب صاحب کے ہمراہ زنانہ مردانہ کل ہمراہیوں کی تعداد ۵۰۰ آدمیوں کی ہوگی۔

اسلامیہ کالج لاہور کے پرنسپل ڈاکٹر عبد الغنی صاحب کو امیر کابل نے طلب کیا۔ وہ مستعفی ہوکر کابل کو روانہ ہوگئے۔ وہ پہلے بھی امیر صاحب مرحوم کے منشی رہ چکے ہیں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی خانیوال۔ لائلپور سیکشن کے اسٹیشن عبد الحکیم اور مخدوم پور پہوڑاں تک درمیان دریائے راوی کے سیلاب سے ۵ میل تک ریل کی سڑک تین تین اور دو دو فٹ پانی میں غرق ہے۔ ٹرینوں کی آمد ورفت بند ہے۔

حضرو ضلع ایبٹ آباد کے قریب دو سو آدمی ایک کشتی میں سوار دریائے سندھ کو عبور کررہے تھے یکایک کشتی بے قابو ہوکر ایک بھنور میں جا پھنسی اور غرق ہوگئی۔ ایک سو پچاس آدمی ڈوب گئے۔

پونا میں طاعون بڑی بیباکی سے پھیل رہی ہے شہر سے ہزارہا لوگ چلے گئے شہر اور چھاؤنی میں گذشتہ منگل کے روز ۲۲۰ کیس اور ۲۰۳ موتیں ہوئیں۔ (کیا کرشن قادیانی کی حرمت پونا والے ہی مخالفت کرتے ہیں جن پر کرشنی نزلہ اسوقت گر رہا ہے)

ہانگ کانگ کے طوفان میں چینی ماہیگیروں کی ۲۰۰۰ کشتیوں کا تمام بیڑہ کا بیڑہ غرق ہوگیا۔ اور دس ہزار چینی مرگئے (شاید کرشن جی کی توجہ مبذول ہوئی ہوگی)

ترکی مصری سرحدی تنازعہ۔ ترکی اور مصر کا سرحدی جھگڑا فیصل ہوگیا۔ اور آخر کار حد بندی کے مینار قائم کردئے گئے۔ تنازعہ کے طے ہوجانے پر ترکی فوج مقام قسمیہ سے واپس بلائی گئی۔ قسمیہ بلحاظ وقعت جنگ نہایت فائدہ مند مقام ہے۔ اسی مقام کے قبضہ کے لئے ترکی حکام نے جھگڑا اٹھایا تھا اچھا ہوا یہ معاملہ مصالحت سے انجام پاگیا۔

بے نظیر بہادری۔ انگریزی فوج کے چھ دیسی سپاہیوں نے جو کہ ایک دیسی کارپورل کے زیر کمان تھے جمیل جاؤڈ کے قریب نہایت بے جگری اور لاثانی شجاعت کا ثبوت دیا۔ ان چھ آدمیوں نے ۵۰۰ تاریخ دلیسیوں کے مسلسل اور متواتر حملوں کو پسپا کیا اور آخر میں ان کو شکست دیکر بھگا دیا تاریخ قوم کے بیشمار آدمی قتل وزخمی ہوئے۔

روس کی خفیہ سوسائٹی نے اعلان کیا ہے کہ اب وہ زار کو قتل کریگی۔ یہ سوسائٹی اپنے جلسوں میں ان آدمیوں کی فہرست تیار کرلیتی ہے کہ جن کو قتل کرنا مناسب سمجھتی ہے اور پھر بذریعہ اشتہار یا خط جس شخص کے قتل کا ارادہ کرتی ہے اسے مطلع کردیتی ہے کہ تم اتنے عرصہ کے اندر اندر قتل کردئے جاؤگے اور لطف یہ ہے کہ باوجود کامل احتیاط کے بھی بہت ہی کم لوگ سوسائٹی مذکور کی زد سے بچ سکتے ہیں۔

ایک امریکن طالب علم نے آجکل ایسے بوٹ بنائے ہیں کہ جن سے پانی پر اسی طرح چلا جاسکتا ہے جس طرح سے کہ خشکی پر۔

بغاوت یمن کے متعلق ۳۱۔ اگست ۱۹۰۶ء کو ممالک عرب کی خبروں سے ظاہر ہوا کہ مشیر فیضی پاشا نے باغیوں کو سخت شکست دیکر بار دیگر شہر صنعا پر تسلط کرلیا۔

بنگال میں صابون سازی کا پہلے صرف ایک کارخانہ تھا مگر سودیشی کے سبب سے دو نئے کارخانہ اور کھولے گئے ہیں۔

بمبئی دنیا کے تمام شہروں سے زیادہ گنجان ہے جس کی آبادی ۷۶ کس فی ایکڑ ہے۔ اس کے بعد کلکتہ کا نمبر ہے۔

سلطان المعظم کی نسبت پیرس کے اخبار میں آیا ہے یہ خبر شائع کی ہے جس کو وہ نہایت معتبر قرار دیتا ہے کہ سلطان کے جگر میں دُنبل ہے اور یہ مرض لاعلاج ہے۔ اس مرض کا مریض ایک سال کے اندر اندر فوت ہوجاتا ہے مگر جب تک تصدیق نہ ہو یہ خبر ناقابل اعتبار ہے۔

...گزارش

...تفاسیر کا اردو ترجمہ تیار
...نے انتظام کرلیا ہے پس
...کے چھپوانے کا انتظام
...طلع کریں۔ میں اس
...خود نہیں چھپوا سکتا۔
...سلطنت یعنی آریہ سماج کی
...بہت تھوڑی رہ گئی ہیں۔
...بھی چھپوانے کا جو صاحب
...
...کریں۔
...خاکسار
...ڈنگہ مہا پرشاد ودھا
...ضلع قاسمی۔ لودھانہ پنجاب

ahmadimuslim.de

تیر بہدف دوائیں

بجلی کی سٹ

اس بکس میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس کے استعمال سے صرف چار گھنٹے میں نامردی کی سستی دور ہو کر ۔۔۔ پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں ۔۔۔ پیدا ہوتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر عضو کا پیچ کیواسطے قطع و قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی گولڈن پلز کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ غرضیکہ نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت سے ۔۔۔ محصولڈاک

گولڈن پلز

یہ گولیاں اس درجہ کی مقوی و بہی ہیں۔ جو کہ فولاد و چاندی اور سونا وغیرہ جیسے مقوی و خون افزا اجزا سے بڑی محنت سے تیار کیجاتی ہیں۔ جو صاحب بالخصوص کسی مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا کسی وجہ کے شاکی ہوں وہ ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت ۔۔۔ محصول

مسیحائی یا عرق اکسیر

ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ ہر قسم کی دماغی یا بدنی کمزوری۔ درد کمر وغیرہ کے دفعیہ کو اکسیر ہے۔ چوٹ لگنے پر دو چار رتی کھلانے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے۔ بعد جماع ۲ رتی کھلانے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے اعلیٰ درجہ کی مقوی و مولد خون ہے بچوں بوڑھوں۔ نوجوانوں سب کو یکساں مفید ہے۔ نزلہ وغیرہ کو روکتی ہے۔ قیمت ۔۔۔ فی چھٹانک ۔۔۔ محصول

ممسک جریان

اس دوائی کے استعمال سے جریان پیشاب سے پہلے وغیرہ بند ہو جاتا ہے۔ اور منی بڑھتی اور گاڑھی ہونی شروع ہو جاتی ہے قیمت فی شیشی (۸۰ خوراک) ۔۔۔ محصول

معجون مقوی دماغ

جن لوگوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہو اور دماغ کمزور ہو گیا۔ نزلہ گرتا ہو۔ سر درد سے تنگ ہو گئے ہوں۔ اور ضعف بصر کی شکایت ہو۔ وہ اس کا استعمال کریں۔ انشاء اللہ تمام شکایات رفع ہو جائیں گی قیمت فی ڈبیہ ۔۔۔ محصول ۔۔۔ کل ۔۔۔ محصول

علاوہ ازیں ہر مرض کی دوا ہم سے مل سکتی ہے۔

خداوندی مال

[illegible] نہایت محنت اور تحقیق سے تالیف کیا ہے قیمت ۔۔۔

[illegible] نہایت عمدہ و ۔۔۔ قیمت ۱۲ ۔۔۔ محصول

[illegible]

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ دار زمال ملسکتا ہے اور فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کی جاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

مختصر فہرست مال

رنگی سادہ ۔۔۔ رنگ فی عدد	کلاہ سادہ ۔۔۔ رنگ فی عدد
" زری ۔۔۔ " "	" زریں ۔۔۔ " "
" اولمپوکی ۔۔۔ " "	رومال ریشمی ۔۔۔ " "
آزاربند سوتی ۔۔۔ " "	کمبل دیسی ۔۔۔ " "
" ریشمی ۔۔۔ " "	" فوجی ۔۔۔ " "
تہبان گبرون باریک ۔۔۔ " "	لوئی سفید ۔۔۔ " "
جوتا ساخت لدھیانہ ۔۔۔ " "	لوئی رنگین طول ۔۔۔ گز عرض ۔۔۔ گز ۔۔۔ "
" زریں ہوشیارپوری ۔۔۔ "	پٹی دیسی اعلیٰ ۔۔۔ فی جوڑہ
جراب و دستانہ اعلیٰ ۔۔۔ "	پشمینہ ۔۔۔ گز ۔۔۔ گز تک
" سوتی ۔۔۔ "	[illegible]
فوجی زین خاکی رنگ ۔۔۔ گز ۔۔۔	چادر پشمینہ ۔۔۔ "
صافہ لٹھی اودہ ۔۔۔ "	بنیان و پاجامہ اعلیٰ ۔۔۔ "
" خاکی ۔۔۔ "	" سوتی ۔۔۔ "
رنگین لوئی ۔۔۔ گز طول ۔۔۔ گز عرض ۔۔۔	جوتی دوچھی ۔۔۔ "
دری بنانے پلنگ ۔۔۔ تک	دری نقشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے

باقی فہرست منگوا کر دیکھو

علاوہ ان کے ہر قسم کا مال فوجی اسباب۔ لنگیاں۔ کمربند۔ سیڈل زین۔ بٹن ہر قسم سوتی و زری ہر قسم اعلیٰ سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماویں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ۔ سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا روپیہ نقد آنے پر ارسال کیا جائیگا۔

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی ہوزری فیکٹری گھنٹہ گھر لودھیانہ

ahmadimuslim.de